سوال:۔

ایک کمپنی ہے جس کا نام ہے کشف فاؤنڈیشن جو کہ قرضہ دیتے ہیں ساٹھ ہزار روپے اور 6500ہزار پے قسط لیتے ہیں جو کہ 78000ہزار روپے واپس لیتے ہیں۔اور ان کا کہنا ہے کہ یہ جو اضافی رقم ہے اس کے بدلے میں ہم آپ کو دو آفریں دیتے ہیں۔پہلی آفر یہ ہے کہ آپ میں سے کوئی شخص جو فوت ہو جاتا ہے تو اس کا یہ سارا قرضہ معاف ہو جاتا ہے۔اور دوسرا اس کا فائدہ یہ ہو گا قسطوں کے دوران اگر آپ کا کوئی میڈیکل خرچ ہے اور وہ چالیس ہزار روپے کے اندر ہے تو وہ پیسے ہم پے کریں گے۔تو کیا یہ صورتیں سود کے زمرے میں آتی ہیں؟

جواب:

واضح رہے کہ اگر کشف فاؤنڈیشن یا کوئی اور ادارہ واقعی قرض کے طور پر نقد رقم فراہم کرتا ہے،اور اس پر اصل رقم سے زائد مشروط نفع (یعنی مارک اپ، فیس، یا کسی بھی اور عنوان سے) وصول کرتا ہے، چاہے وہ قسطوں کی صورت میں ہو یا یک ساتھ تو ایسی زائد رقم شرعی اعتبار سے صریح سود (ربا) میں داخل ہے۔

اگرچہ وہ اس زائد رقم کو "سود" کے بجائے: سروس چارج،مارک اپ، فیس،چارجیز،ہیلتھ ،لائف انشورنس یا مرنے کے بعد معافی جیسے الفاظ سے تعبیر کریں،تب بھی اس کا اصل شرعی حکم سود ہی رہے گا۔

حوالہ جات:

قال الله تعالیٰ : يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِيَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓاْ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ () فَإِن لَّمۡ تَفۡعَلُواْ فَأۡذَنُواْ بِحَرۡبٖ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦۖ وَإِن تُبۡتُمۡ فَلَكُمۡ رُءُوسُ أَمۡوَٰلِكُمۡ لَا تَظۡلِمُونَ وَلَا تُظۡلَمُونَ () وَإِن كَانَ ذُو عُسۡرَةٖ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيۡسَرَةٖۚ وَأَن تَصَدَّقُواْ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ .(سورۃ البقرۃ،آیت: (280)۔

و فی مشکاۃ المصابیح : عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا ، وَ مُؤْكِلَهُ ، وَ كَاتِبَهُ ، وَ شَاهِدَيْهِ ، وَ قَالَ : «هُمْ سَوَاءٌ» (1/243)۔

و فی الدر المختار : و في الأشباه كل قرض جر نفعا حرام فكره للمرتهن سكنى المرهونة بإذن الراهن۔۔الخ و رد المحتار تحت (قوله كل قرض جر نفعا حرام) أي إذا كان مشروطا كما علم مما نقله عن البحر ، و عن الخلاصة و في الذخيرة و إن لم يكن النفع مشروطا في القرض ، فعلى قول الكرخي لا بأس به ۔(166/5)۔